Lesson 7: Al-Isra (Ayaat 78- 93): Day 26 سُورَۃُ بنی اسرآئیل / الإسرَاء کی تفسیر

براہ راست آیتوں پہ جانے سے پہلے ہم آج کے سبق کا خلاصہ دیکھیں گے۔ اس سبق میں ہمارے لئے بہت کچھ ہے۔ سب سے پہلے پانچ وقت نمازوں کے اوقات کی طرف اس سبق میں اشارہ ملتا ہے۔ انشاء اللہ اس کی روشنی میں آج ہم بات کریں گے کہ کس طرح اسلام نے پانچ وقت نماز ادا کرنے کی طرف تدریجاً، آہستہ آہستہ ذہن سازی کی۔ پھر اس کے بعد تہجد کیا ہوتی ہے، کیا تہجد کے لئے نیند چھوڑنا لازمی ہے؟ کیا سونے سے پہلے بھی تہجد پڑھ سکتی ہوں؟ اس قسم کے بہت سارے خیالات جو اکثر ذہنوں میں ابھرتے ہیں۔ اس کا جواب انشاللہ آج کے سبق میں ہمیں ملیں گے۔ اس کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، اور صحابہ کرام کی تہجد کیسی تھی۔ اور آخر میں شرمندگی کے ساتھ ہم اپنی راتوں کا جائزہ لیں گے۔ ان کی راتیں کیسی تھی اور ہماری رات کیسی ہیں؟ آج سے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں جو ہوا سو ہوا لیکن آج کے بعد تو ہمیں اپنے سامنے جھکنے والا بنا دے آمین۔

اور اس کے بعد اس میں ہمیں ایک اچھوتا سا ٹوپک ملے گا۔ وہ ہے شقیلا۔ شاقیلا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیا کچھ دیا ہے، وہ کیا ہے، اور کیا کرے۔ ان شاء اللہ اس پر تفصیل سے بات ہو گی۔ پھر اگلی بات کہ جب آپ کہیں سے نکلیں یا کہیں پہ بھی داخل ہوں؛ تو پھر اس وقت کیا دعا مانگنی چاہیے؛ آج کے سبق میں وہ دعا موجود ہے۔

پھر اسی طرح قرآن شفا بھی ہے، چار قسم کی شفا ہے قرآن مجید میں، وہ کون سی ہیں ان شاء اللہ اس کو دیکھیں گے۔ پھر اس کے بعد دیکھیں گے انسان کا رویہ، خوشیوں اور غم کے وقت میں۔ آخر میں ہم دیکھیں گے روح کی حقیقت۔ اب آپ ناموں سے ہی تجسس محسوس کر رہے ہوں گے۔

کہ نا جانے روح کیا ہوتی ہے؟ کیسے ہوتی ہے؟

اگر آپ گھر چھوڑ کے آتی ہیں تو اللہ کا قرآن بھی آپ کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔ کیا کچھ دیتا ہے آپ کو۔ آپ کہیں آج میں سب کچھ چھوڑ کے آئی ہوں، کام، گھر، بچے لیکن قرآن میں مجھے وہ نہیں ملا جو ملنا چاہیے تھا۔ تو مجھے آج تک اپنی ساری زندگی میں ایسا کبھی نہیں لگا۔ آپ خود سوچیں قرآن مجید روز ایک نئے طریقے سے ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ پہلی بار سن رہے ہیں تو اس کو قرآن مجید کتنا کچھ دے رہا ہو گا۔ آج ہم یہ بھی دیکھیں گے راہ چلتے مطالبے۔ ایسے مطالبے یا سوچ جن کا نہ سر ہے نہ پاؤں۔ اور نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دعویٰ کیا تھا۔ بس بحث در بحث۔ اور مطالبہ برائے مطالبہ۔ اور آخر میں دیکھیں گے وہ لوگ جن کو ہدایت کی طلب نہیں ہوتی پھر وہ بڑی بڑی نشانیاں دیکھ کے بھی نہیں مانتے۔ چلتے ہیں آیتوں کی طرف ہر آیت اپنی جگہ وقت مانگے گی۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے اور ہمارے وقت میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہمیں لینے والا بنا دے آمین۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔

اسی آیت میں پانچ نمازوں کی بات ہے۔ یاد رکھیں اسلام تدریج کا دین ہے۔ نبی ﷺ کی ابتدائی زندگی میں، نمازوں پہ بات نہیں کی گئی۔ لیکن جب معراج کے وقت جب نبی ﷺ کو 50 سے کم کر کے، پانچ نمازوں کا تحفہ دیا گیا، پھر اس کے بعد اگلے دن جبرائیل علیہ اسلام، تشریف لائے، اور نمازوں کے جو ابتدائی اوقات ہیں۔ اس وقت پڑھ کے دکھائی، پھر چلے گئے، دوسرے دن جب انتہائی

اوقات میں، جب نماز کا وقت رہتا ہے اس وقت نماز پڑھ کے دکھائی۔ پھر اس کے بعد بتایا؟ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کی اُمت کے لئے، نماز ان دو وقتوں کے درمیان میں ہے۔ دیکھ لیجئے اہتمام کتنا ہے۔ پوری شریعت اورل ہے، لیکن نماز کا طریقہ کر کے دکھایا، باقاعدہ کر کے تعلیم دی۔ جب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو بہتر طور پہ سیکھ سکتے ہیں۔ ان آیتوں میں ہمیں نماز کے اوقات کا پتا کیسے چلتا ہے؟ اگر ہم ان لفظوں پہ تھوڑا سا غور کریں تو بات پھر ہی سمجھ آئے گی۔

پہلی بات دیکھیں، اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔۔ اَقِمِ کا لفظ کیا ہے؟ یہ وہی ہے کرو، حکم ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ حکم فرماتے ہیں، کہ نمازیں کیسے ادا کریں۔ یہاں پہلی بات کہ نماز کا ادا کرنا اللہ کا حکم ہے، جو نہیں کرتے وہ اس دنیا میں اللہ کے نافرمان ہو کے جیتے ہیں۔ اور بہت کم احکامات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے واحد کے صیغے میں بیان فرمایا۔ الصَّلٰوۃَ لفظ کیا ہے؟ عربی میں اسکو دو مختلف روٹ میں سمجھاتے ہیں؟ تفصیل میں جائے بغیر مختصر آپ کو سمجھا دوں؟

اس سے آپ کو نماز کی روح بھی سمجھ آئے گی۔ صلاہ کا روٹ صلوہ، صلاہ سے بھی ہے ص، ل، ل بھی روٹ بنتا ہے۔ اور دوسرا اس کا روٹ ص، ل، و سے بھی بنتا ہے۔ ایک کا معنی ہے جلالہ، تصلیت جہنم، تصلیت جلالہ۔ جھونکنے کو کہتے ہیں۔ نماز کو صلوٰۃ کیوں کہتے ہیں؟ پہلی وجہ کیا ہے؟ نماز انسان کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ جیسے سوکھی لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے۔ اسی طرح نماز گناہوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صلاہ کے معنی میں دوسرا لفظ جو ہے وہ عاجزی کا ہے۔ نماز انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان دونوں میں سے فائدہ اٹھانے والا بنا دے۔ نماز ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جائے اور ہمارے اندر عاجزی پیدا کر دے۔ اگلا لفظ جو بہت کم استعمال ہوا

قرآن پاک میں لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ کا لفظ ہے۔بہت مختلف،بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ د،ل، ک، فظی مطلب ہے مائل ہونا۔لِدُلُوۡكِ لفظ کو الشَّمۡسِ کے ساتھ لیں تو اسکا مطلب ہے سورج کے جھکنے،سورج کے زوال،تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ مراد سورج کا زوال۔اب سورج کے زوال سے کیا مراد ہے۔سورج کا زوال سمجھیں تین مرحلوں میں ہوتا۔ جس میں سورج ڈھلنا شروع ہوتا ہے۔سب سے پہلے وہ وقت جب چیزوں کے سائے ڈھلنا شروع ہوتے ہیں۔جب سورج پورا نکلا ہوتا ہے،اس وقت اسکا کوئی سایہ نہیں ہوتا۔ہمارے ہاں اسکو دوپہر بارہ کا وقت کہتے ہیں۔جب چیزوں کا سایہ نہیں ہوتا۔اس وقت سے سورج کا دلوک شروع ہو جاتا ہے۔لوگ سورج کو جھکتا ہوا محسوس کریں،یا نہ کریں مگر سورج اس وقت جھک رہا ہوتا ہے۔پھر آپ دیکھیں سورج جب بالکل غروب ہونے کے وقت ہوتا ہے، وہ کونسا وقت ہوتا ہے؟عصر کی نماز کا وقت ہم لیتے ہیں۔تیسرا پورا کا پورا دلوک ہو جاتا ہے مغرب کے وقت۔ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ کے اندر دوپہر،عصر،اور مغرب اور عشا یہ چار نمازیں آتی ہیں۔آپ ان کو چار اندھیرے میں پڑھے جانے والی نمازیں بھی کہہ سکتے ہیں۔

پانچویں نماز،اللہ تعالیٰ نے اس کو الگ سے ذکر کر دیا۔اسکی اہمیت کے ساتھ، وہ کیا ہے؟ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا اور قرآن الفجر یہ جو ہے اس کے نیچے نشان لگائیں اور لکھیں، اس سے مراد یہاں فجر کی نماز ہے۔اور نبی ﷺ کا معمول کیا تھا،سب سے لمبی قرآت فجر میں کرتے تھے۔میرا ذاتی خیال ہے کہ ہماری سب سے مختصر قرآت فجر میں ہوتی ہے۔ایک وجہ یہ ہے کہ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔نیند آئی ہوئی ہے،دوسرا پڑھتے ہی اتنی لیٹ ہیں کہ سوچتے ہیں کہ نماز کا وقت ہی نہ چلا جائے۔سورج ہی نہ نکل آئے۔ حلانکہ فجر کے وقت نماز میں قرآن پڑھنے کو یہاں کیا کہا گیا ہے؟ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ

كَانَ مَشْهُوْدًا فجر کے وقت جو قرآن پڑھا جاتا ہے، یہ اللہ کے ہاں پیش کیا جاتا ہے۔ لفظ مشھود مفعول کے وزن پر ہے۔ نمبر 1 مشاہدہ کیا ہوا۔ جس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہماری فجر کی نماز کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشاہدہ کرتے ہیں۔ دوسرا اس کا معنی حاضر ہوا۔

یہ کیسے ہوتا ہے؟ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں ہمیں احادیث میں بہت خوبصورت روایات ملتی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو انسانوں کے اعمال لکھنے کے لیے فرشتے رکھے ہوئے ہیں ان کی ڈیوٹی فجر کا ابتدائی وقت اور عصر کے ابتدائی وقت میں تبدیل ہوتا ہے۔ ساری رات انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے، جب فجر کے ابتدائی وقت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں؛ تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ، تم بتاؤ کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں پایا؟ حالانکہ اللہ خوب جانتے ہیں ہر بات کا علم ہے۔ یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں۔ اللہ کو خوب پتہ ہے کہ بندے کیا کرتے ہیں لیکن جب رات والے فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟

تو فرشتے کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے، اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے، کونسی نماز؟ عصر کی نماز اور اب جب ہم ان کے پاس سے آئے ہیں تو ہم ان کو نماز میں چھوڑ کر آئے ہیں فجر کی۔ جیسے شفٹ چینج ہوتی ہے۔ جس طرح آپ نے ہاسپٹل وغیرہ میں دیکھا ہے اسٹاف کی ڈیوٹی بدلتی ہوتی ہیں اسی طرح فرشتوں کی بھی ہوتی ہیں۔ یہاں پر آپ 12 گھنٹے کی شفٹ کہہ لیں۔ فجر سے عصر کے وقت تک کی ہے۔ یہ کن کے حق میں گواہی ملے گی؟ جنہوں نے ابتدائی وقت میں فجر پڑھی، اور ابتدائی وقت میں عصر پڑھی، نماز کا ٹائم ہو اور اگر آپ کہیں میں ابھی پڑھتی ہوں، ابھی پڑھتی ہوں تو فرشتے یہ تو جا کر نہیں کہیں گے کہ ہاں اس نے پڑھی ہے۔ اور جو لوگ عصر کی اذان سن کر کہتے ہیں کہ

ابھی ہماری مسجد کی اذان نہیں ہوئی، ابھی ہمارے مسلک کے مطابق نہیں ہوئی، نہیں یہ وہابیوں کی اذان ہے، یہ سُنیوں کی ہے، یہ اہلحدیث والوں کی ہے، یہ حنفیوں کی ہے، یہ کہنے والوں کے حق میں گواہی نہیں جاتی۔ نماز کے بارے میں اتنی بات آپ کو لازم بتادوں، جب نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، آپ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ آپ لیٹ پڑھتے ہیں یہ آپ کی مرضی ہے اللہ تعالیٰ نے گنجائش رکھی ہے تھوڑی سی، یہ نہیں ہے کہ ان پندرہ منٹ میں نماز پڑھوں گی تو ہو جائے گی ورنہ نہیں ہو گی۔ شریعت کا یہ اصول ہی نہیں ہے۔ فرش پر آپ کو کوئی ایک لائن کھینچ کے دے دیں کہ آپ نے اسی کے ہی اُوپر چلنا ہے اور یقین کریں آپ اس کے اوپر چل نہیں پائیں گے اور گر جائیں گے۔ ہاں اگر کوئی یہ کہے کہ اس لائن کے اوپر چلتے رہو تھوڑا بہت آپ اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں، لیکن اپنی منزل کو پہنچ جاتے ہیں، پھر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انسانی طبیعت کا لحاظ رکھا ہے۔ اس ناطے سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو لچک دی ہے، پانچ وقت کی نمازوں کا آپ کو تھوڑا سا اس کے بارے میں بتا دیتے ہیں۔ نماز کا وقت ہو جائے اور یہ کہنا کہ پڑھنی ہی نہیں۔ خدانا خواستہ نماز پڑھنے سے پہلے موت کے فرشتے آجائیں تو فرشتے جاکر بتادیں گے کہ انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور تب نہ پڑھنا اللہ کے ہاں ہمارے حساب کا کیا حال ہو گا۔

لہٰذا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے یہاں یہ بات کر کے ہم سب کو بتادیا۔ پھر آپ دیکھیں یہاں پر لِدُلُوكِ الشَّمۡسِ کے بعد اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ کی بات ہے اور غَسَقِ کہتے ہیں اندھیرے کو۔ قرآن کے آخری سورتوں میں یہ لفظ ہے۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ تو غسق کے اندر کیا آجائے گا۔ تھوڑی اس کی وضاحت کر دوں۔ دلوک کا مطلب ہے زوال۔ یعنی سورج کا ڈھرنا۔ غاسق کا معنی ہو گیا تاریکی۔

سورج کے ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ہوتی ہے، اور رات کی تاریکی شروع ہوتی ہے تو مغرب کی نماز ہوتی ہے، جب تاریکی پوری چھا جاتی ہے تو عشاء کی اذان ہوتی ہے، اور قرآن الفجر سے فجر کی نماز ہوتی ہے۔ اس لئے فجر کے وقت قرآت لمبی کرنی چاہیے، اور اگر آپ کو زیادہ نہیں آتی، قرآن پاک کی آیت یا صورتیں، تو ہمارے بڑوں کا بھی یہ اصول تھا کہ فجر کے وقت قرآن لے کر بیٹھ جاتے تھے، اور قرآن پڑھتے تھے۔ کیا وہ خوبصورت گھروں کے نقشے ہوا کرتے تھے۔ کیا وہ برکت والا ماحول تھا۔

دادا، دادی، نانا، نانی ان کے کمروں سے قرآن پاک پڑھنے کی آوازیں آتی تھیں۔ آج تو وہ ساری آوازیں گم ہو گئی ہیں۔ آج بھی اگر کوئی پڑھتا ہے تو بچوں سے چپکے چپکے ہی آہستہ آواز میں پڑھتے ہیں۔ ہائے میرے بچوں کی نیند نہ خراب ہو جائے۔ اگر ہم دیکھیں ذرا غور کریں تو شیطان نے غیر محسوس طریقے سے ہمارے گھروں میں سے مسلم ماحول چرایا، اور غیر مسلم کا ڈال دیا۔ راتیں لمبی جاگو، پروگرام لمبے، مہندی اور اُبٹن کے پروگرام ہوتے ہی اس وقت ہیں جب رات بہت گہری ہو جاتی ہے۔ آج کوئی کہتا ہے چار بجے آجائیں ابٹن یا مہندی کے پروگرام میں؟ آپ بے شک چار بجے کا کہتے ہیں لوگ آٹھ بجے کے بعد کا سوچتے ہیں۔ کیونکہ رات میں ہی تو مزہ آتا ہے۔ یہ ساری مستیاں رات ہی میں تو ہوتی ہیں۔ جب دو، اڑھائی بجے رات کو یہ کر کے جائیں گے۔ تو پھر فجر کے وقت تو بات نہیں بنے گی۔ پھر اس وقت تو آنکھ نہیں کھلے گی۔ اس بات سے انسان کو بہت فکر مند ہونا چاہیے۔ ایک مسلمان کی صبح اور شام کیسے ہوتی ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہم دیکھیں۔ اگر ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق زندگی گزار کر دیکھیں تو ہماری زندگی کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہماری زندگیوں سے بہت فرق تھی۔ آج میرے اور آپ کے سونے اور جاگنے کے

وقت اوقات ہی ٹھیک نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارا اور آپ کا معمول ٹھیک نہیں ہے۔ نیک نیتی کے باوجود، خواہش رکھنے کے باوجود بھی، ہم وہ کر نہیں پاتے جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ صحابہ کرام جو کرتے تھے وہ ہم سے نہیں ہوتا۔ کیا وجہ ہے؟ آخر آپ دیکھیں وہی دن وہی راتیں، سہولیات ہمارے پاس سب سے زیادہ ہیں، گدے ہمارے نرم ہیں، گاڑیاں ہمارے پاس تیز رفتار ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ ایک جملہ شعور سے بولوں گی، آپ بھی اس کو شعور سے لکھئے گا، اور وہ کیا ہے؟ ہم فطرت کے ساتھ جڑے ہوئے نہیں ہیں۔ آپ نے کبھی دیکھا ہے جب ہم موبائل کو لیپ ٹاپ کے ساتھ لگاتے ہیں، تو موبائل کی ساری چیزیں لیپ ٹاپ میں چلی جاتی ہیں۔ جو آپ ڈالتے جائیں گے وہ سارے نکلتے جائیں گے۔ جب تک سورج اور چاند کے ساتھ ہمارا سونا اور جاگنا نہیں ہو گا۔ تو کار آمد نہیں ہونگے۔ سورج کے نکلنے کے ساتھ اگر میں بستر اور خوابوں سے خیالوں سے نہ نکل آئی۔ اور چاند کے آتے ہی مجھے فکر نہ ہو گی کہ میں نے سونا ہے۔ تو ہم کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے۔

آپ دیکھ لیں دنیا میں جنھوں نے بہت بڑے کام کیئے ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے، چاہے وہ دنیا کے لئے ہی کیوں نہ کریں لیکن وہ صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کو دیکھ لیں۔ ہر چھٹی والے دن ان کے ہاں کھانے نہیں پکتے، جو آج کل ہمارے گھروں کا ماحول بن گیا ہے۔ ایک ہفتے آپ ہمارے گھر، دوسرے ہفتے ہم آپ کے گھر۔ اور ہر وقت ہم گھر گھر کھیل رہے ہیں۔ گڑیا اور گڈے کے کھیل ہیں۔ وجہ کیا ہے آج ہم بے کار ہو گئے ہیں۔ دیکھئے ہم انسان ہیں ہماری کچھ حدود ہیں۔ ہم جن نہیں بن سکتے۔ انسان ہی رہیں گے جتنی طاقت انسان کو ملی ہے بس اتنی ہی رہے گی، ہم خود پر اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر بوجھ ڈالتے ہیں، تو سمجھ لیں جو ہمارے اندر صلاحیت ہے اس کو بھی ہم ضائع کر دیتے ہیں۔

لہذا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ان کی تہجد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح کا کیا حال تھا؟ یہ چھوٹی سی کتاب ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں۔ اس میں چند چیزیں میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گی تا کہ ہمیں پتہ چلے جس ہستی کے ساتھ اللہ نے ہمیں نسبت دی ہے وہ کیسے تھے؟ بہت کچھ ہے لیکن ہم تہجد پر بات کریں گے کیونکہ اگلی آیت تہجد پہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کا ذکر ہے۔ تاکہ ہم ان کو ماڈل تو بنائیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آج ہمارے پاس ماڈل ہی نہیں ہے۔ ہم نے سیرت کو اس طرح پڑھا ہی نہیں ہے۔ ہم صرف نعت پڑھتے ہیں۔ ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر عمل کرنے کی بجائے درود کی محفلیں سجانا شروع کر دی۔ کریں سب کچھ کریں ایمان کا تقاضہ ہے۔ لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا تعلق اور معاملہ کیسا ہونا چاہیے؟ آپ یہ بات آزما کر دیکھ لیں جو لوگ فجر کے وقت اٹھتے ہیں ان کا مزاج بہت نرم شائستہ اور مہذب ہوتا ہے، بچوں کے ساتھ، گھر والوں کے ساتھ، سب کے ساتھ۔ دوپہر کو اگر آپ قیلولہ کر لیتے ہیں، تو آپ خود بھی بہت خوش رہتے ہیں۔ آپ کبھی اندازہ کریں اور سوچیں کہ کچھ دیر میں زیادہ سولوں اس دن آپ صبح زیادہ چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ سارا دن وہ نحوست نہیں جاتی، وہ روایت آپ یاد کریں۔ شیطان بندے کے بالوں میں گرہیں لگا دیتا ہے۔ اور وہ کھلتی اس وقت ہے جب وہ فجر کے وقت اٹھتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کیسی تھی۔ اس کو ہم دیکھتے ہیں کیونکہ اگلی آیت میں بھی تہجد کی بات آئے گی۔

مدینہ کی رات اپنی سخت تاریکیوں میں آ پہنچی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رات کو نماز اور تہجد سے روشن کر لیا، یعنی مومنوں کی راتیں بلب اور ٹیوب لائٹ سے نہیں، نمازوں سے روشن ہوتی ہیں۔ اللہ کے حکم، يَاۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ

الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اے کپڑے میں لپٹنے والے نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ مگر کم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں پوری پوری رات جاگنا چاہتے تھے۔ پھر اللہ سبحان وتعالیٰ نے کہا کہ نہیں آدھی رات یا اس سے بھی کم کرلیں، یعنی کبھی آدھی رات یا کبھی اس سے زیادہ۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھا کریں۔ اس کو پڑھتے وقت اللہ سے مناجات کیا کریں۔ مناجات کا مطلب ہے دکھ سکھ۔ دل کی باتیں رب سے۔ تمام امور کے معنی کرب کو پکارنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے، اور نماز پڑھتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدموں میں ورم آجاتا، پاؤں سوج جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جاتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اتنی عبادت کرتے ہیں، جبکہ آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ یہ سنن ابن ماجہ کی روایت تھی۔

اسی طرح اسود بن یزید سے روایت ہے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات میں سوتے، یعنی عشاء کی نماز کے فورا بعد سو جاتے، پھر نیند سے بیدار ہوتے، اگر بیویوں کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی تو اس تعلق کو پورا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو اچھل پڑھتے۔ یعنی ایک دم کہ نماز کا وقت ہو گیا رب نے پکارا۔ اگر جنبی ہوتے تو اپنے اُوپر پانی بہاتے۔ ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لئے نکل جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز میں عجیب بات ہوتی تھی۔ ہمیں اس پر طوالت کر کے اپنے لیے نمونہ بنانا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن حذیفہ الیمام کہتے ہیں، میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تہجد کی نماز تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں خیال

کیا کہ آپ سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔ کیوں کہا انہوں نے؟ ایک اور حدیث ہے وہ بھی آپ نوٹ کر لیں۔ جس نے رات کو سو آیات پڑھیں وہ غافلین میں سے نہیں ہو گا۔ میں نے سوچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو آیتوں پر رک جائیں گے، پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید ایک رکعت میں پوری سورت پڑھیں گے؛ شاید سورۃ البقرہ ایک ہی رکعت میں پوری کریں۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ ہم ہوتے تو کیا کرتے؟، پھر آخر اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نساء شروع کر دی، جہاں پر سبحان اللہ ہوتا وہاں آپ تسبیح کرتے اور جہاں سوال ہوتا، وہاں پر سوال کرتے۔ جب پناہ مانگنے والی آیتوں پر گزرتے، تو پناہ مانگتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور کہنے لگے سبحان ربی العظیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بھی قیام کے برابر تھا۔ جتنی دیر کھڑے رہتے تھے اتنی ہی دیر رکوع کرتے تھے۔ پھر کہا سمیع اللہ کہا، پھر بہت دیر تک کھڑے رہے، وہ بھی اتنا لمبا تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر سب سبحان ربی الاعلی کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ بھی قیام کے برابر تھا، یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

ہے کوئی ایک رات یا ہے کوئی ہماری ایک رکعت ہے ایسی؟ تراویح دیکھ لیں ایک پارہ ہوتا ہے اور سورۃ بقرہ اڑھائی پاروں کی ہے۔ سورۃ النساء ایک پارہ لگا لیں۔ ساڑھے تین سپارے ایک رکعت میں۔ جتنا وقت قیام میں، اتنا وقت رکوع میں، اتنا ہی وقت سجدہ میں۔ کیسی راتیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کتنا آسان ہے آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا۔ کتنا مشکل ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا۔ یہ تورات کی بات تھی فجر کی نماز کے ساتھ کیا معاملہ تھا۔ فجر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی یاد میں محو طلوع آفتاب تک بیٹھے رہتے۔ اس کے بعد آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔ حضرت جابر بن ثمرہ سے روایت ہے، جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز

ادا کر لیتے، تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا ہے، یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ اس سے کیا پتہ چلتا ہے فجر کے بعد بیٹھے رہنا سورج نکلنے تک بڑا اجر و ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے ہمیں سنت پر عمل کرنے کی رغبت دلائی، حضرت انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج نکلنے تک بیٹھا، اللہ کو یاد کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز ادا کی، (اشراق کی نماز کہلاتی ہے)۔ جس نے اشراق کی نماز ادا کی اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اور آپؐ نے تاکید کے لیئے لفظ مکمل "تامتً" کو تین مرتبہ دہرایا، یہ سنن ترمذی کی روایت ہے۔ رات کے جاگے ہوئے، فجر کے بعد بیٹھے رہے۔ پھر چاشت کی نماز، جب سورج کی روشنی تھوڑا سا آگے بڑھ جاتی ہے۔ چہروں کو جھلسا دینے والی گرمی شروع ہو جاتی ہیں۔ عرب کی گرمی یاد کریں۔ چاشت کا وقت آن پہنچتا۔ کام کاج اور ضروریات زندگی میں لوگ مصروف ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفدوں کا انتظار کرتے۔ آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھتے۔ باہر سے آنے والوں کو ویلکم کر رہے ہیں۔ صحابہ کرام کی تعلیم کا انتظام کرتے، پورے گھر والوں کی ساری ذمہ داری پوری کرتے۔ حضرت ماذہؓ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ چاشت کی نماز چار رکعت ادا کیا کرتے تھے، اور اللہ عزوجل کی مشیعت کے مطابق زیادہ بھی پڑھتے تھے، لیکن کبھی کبھار چار سے زیادہ بھی پڑھتے۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی کی۔ ابو ہریرہ نے کہا میرے دوست نے 'خلیلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست کہہ رہے ہیں۔ وہ تو نبی تھے، وہ تو لیڈر تھے، دیکھیں جن کے ساتھ دین کا تعلق ہوتا ہے گہرا تعلق ہوتا ہے، ہمیں بھی دوستی محسوس ہوتی ہے۔ جہاں جیسا معیار ہوتا ہے وہیں دوستی بھی ہوتی ہے، کہتے ہیں میرے

دوست نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، مہینے میں تین دن تک روزہ رکھنا، کیا ہم رکھ سکتے ہیں؟ پھر چاشت کے وقت دو رکعت نماز ادا کرنا، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا یہ متفق علیہ ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ سلم کے نمازوں کا طریقہ کیا ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح فرائض اور سنتوں کو ادا کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔ اور نفل عبادت گھر میں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ گھروں کو بھی ایمان اور اللہ کے ذکر سے آباد کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں سے کچھ حصہ نماز کا گھروں کے لئے بھی رکھا کرو۔ اور گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔ صحیح بخاری کی روایت ہے۔

کچھ لوگ بہت برا محسوس کرتے ہیں فرض پڑھ کے اٹھ جاتے ہیں، کچھ لوگ حج اور عمرہ کرکے آتے ہیں تو عربوں کی برائیاں کرتے ہیں، توبہ توبہ اس قدر جلدی۔ امام نے سلام پھیراا اور اٹھ کے چلے جاتے ہیں۔ گھر جاکے سنت پڑھنی چاہیے۔ مسنون طریقہ ہے، دوسروں کے سامنے خوب لمبی نماز پڑھتے ہیں۔ لگتا ہے ہم سے زیادہ نیک اور کوئی ہے ہی نہیں۔ علامہ ابن قیم نے فرمایا، سنن اور نوافل، گھر میں ادا کیا کیا کرتے تھے۔ گھر میں بھی تو رحمت آنی چاہیے۔ اللہ کا کتنا پیاراا اصول ہے کہ اگر فرائض سے اپنے گھر کو آباد کیا ہے تو سنت اور نفل اپنے اپنے گھروں میں جاکے پڑھو، تاکہ تمہارے گھر بھی آباد ہوں۔ خاص طور پر مغرب کی سنت، قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے سنت اور نفل مسجد میں ادا کیے ہوں، لہذا کبھی کسی کے لئے بدگمان نہ ہوں کہ فرض پڑھ کر وہ مسجد سے اٹھ گئے ہیں۔ نفلی عبادت گھر میں ادا کرنے کے بڑے فوائد ہیں، نمبر ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کا اجر ملے گا، بچوں اور عورتوں کو نماز کی تاکید ملتی ہے، جب کسی بچے سے پوچھیں کہ آپ کے والد نماز پڑھتے ہیں تو بچے کہتے ہیں کہ امی کو پڑھتے دیکھا ہے۔ بابا کو کبھی نماز

پڑھتے نہیں دیکھا۔ بچوں کو دکھانا چاہیے نماز پڑھتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی سے شیطان گھر سے دور رہے گا، یہ بھی ایک فائدہ ہو گا۔ آخر میں اخلاص کا پہلو بھی اجاگر ہوتا ہے، ریاکاری اور نمود و نمائش سے دوری ہوتی ہے، دوسروں کے سامنے عبادت کرنے سے اکثر اوقات ریاکاری دل میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے اوقات دیئے اور ان کی ادائیگی میں ہم سب کو دعوت دی کہ تم اپنی فکر کرو، دیکھو تمہاری راتیں کیسی ہیں، تمہارے دن کیسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غموں کا علاج بھی بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دکھی رہتے ہیں۔ یہ سورت مکی دور کے بالکل آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اگلی چند آیتوں سے بھی اشارہ ملے گا۔ اب ہجرت کی تیاریاں کروائی جا رہی ہیں۔ یہاں بتادیا کہ نماز پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کرو، کیوں کہ نماز اللہ سے ملاقات ہے۔ اس سے لوگوں کے دیئے ہوئے غم بھی دھل جاتے ہیں۔ یہ کب ہو گا، جب ہمارا تعلق اللہ سبحان تعالیٰ سے مضبوط ہوتا ہے۔ پھر ایک اور بات ہے کہ فجر کے وقت ہی قرآن پڑھنے کا ذکر کیوں ہے؟ دیکھیں فجر کا قرآن دلوں میں جذب ہوتا ہے۔ چند گھنٹے کی نیند لے کر ہم فرش بھی ہوتے ہیں، کوئی اگر دکھ کی بات سنی تھی تو سونے کی وجہ سے وہ دکھ کم ہو جاتا ہے، بیمار تھے تو بیماری میں افاقہ ہوتا ہے، فارغ بھی ہوتے ہیں، ذہنی طور پر آسودہ بھی ہوتے ہیں، پوری توجہ ہوتی ہے اس وقت قرآن دلوں پر اثر کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فجر کا قرآن آسمانوں پر سنا جاتا ہے۔ ایسے وقت میں جو انسان قرآن کو دل سے پڑھتا ہے آپ دیکھ سکتے ہیں پھر انسان کتنا خوشی محسوس کرتا ہے۔